چھوٹی بدی کا نتیجہ بڑی بدی پیدا کرتا ہے

(فرمودہ ۵- مارچ ۱۹۱۵ء)

تشہد' تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:-

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ- وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ- كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ- الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ- وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ- كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ [1]-

اس کے بعد فرمایا:-

ایک چھوٹی بدی کا نتیجہ بڑی بدی پیدا ہوا کرتا ہے- اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ترقی کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کی یہ قوت رکھ دی ہے کہ ہر ایک کام جو وہ کرتا ہے اسے اسی طرح آگے پیش آنے والے اور کام کیلئے وہ مضبوط کردیتا ہے- دیکھو ایک طالب علم الف پڑھتا ہے' تو پھر اس کے بعد با پڑھنی اس کیلئے آسان ہوجاتی ہے اور جب وہ الف- با- تا پڑھ لیتا ہے تو اس کیلئے قاعدہ پڑھنا آسان ہو جاتا ہے- اور قاعدہ پڑھنے کے بعد قرآن مجید آسانی سے پڑھ سکتا ہے-

غرضیکہ ایک لفظ جو انسان سیکھتا ہے اور ایک ایک کام جو کرتا ہے' وہ اسے اگلے الفاظ اور اگلے کاموں کیلئے تیار کردیتا ہے- اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان بہت سی ترقیوں سے محروم رہ جاتا- کبھی کوئی علم نہ سیکھ سکتا اور کبھی کوئی کام اعلیٰ درجہ پر نہ کرسکتا- اگر پہلے دن ہی کوئی

طالب علم سیپارہ پڑھنا شروع کردے تو وہ ہرگز اسے یاد نہیں کرسکتا۔ لیکن جب وہ تھوڑے تھوڑے حروف یاد کرلیتا ہے پھر اس کیلئے ایک دن میں کتاب ختم کرلینا بھی آسان ہوجاتا ہے۔ غرضیکہ انسان کی ترقی کیلئے خداتعالیٰ نے اس کے اندر کچھ قوتیں رکھی ہیں مگر شریر اور گندہ انسان انہی قوتوں کو استعمال کرکے شرارت اور بدکاری کیلئے تیار ہوجاتا ہے اور اس طرح بڑھتا جاتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے ایک شخص نے مجھ سے فتویٰ پوچھا کہ اگر ایک انسان صغیرہ گناہ کرکے کبیرہ سے بچ جانے کی امید رکھتا ہو تو کیا صغیرہ گناہ کرلینا جائز ہے۔ مَیں نے اسے یہ جواب لکھایا کہ صغیرہ گناہ بنیاد ہے کبیرہ گناہ کی جو صغیرہ کرے گا ضرور ہے کہ وہ کبیرہ بھی کرے اس لئے کبیرہ سے بچنے کیلئے صغیرہ گناہ کرلینا ہرگز جائز نہیں کیونکہ اس طرح تو دو گناہ ہوجائیں گے، صغیرہ تو کبیرہ سے بچنے کیلئے کیا جائے گا اور کبیرہ صغیرہ کا نتیجہ ہوگا۔ تو جس طرح انسان الف۔ با۔ تا وغیرہ پڑھنے سے قاعدہ، سپارہ اور قرآن پڑھنے کیلئے تیار ہوجاتا ہے اسی طرح صغیرہ گناہ کبیرہ گناہ کیلئے تیار کرتا ہے۔ دیکھو جس طرح چھلانگ مار کر کوٹھے پر پہنچنا مشکل امر ہے اسی طرح ایک پاک انسان کا کبیرہ گناہ کرنا بھی مشکل ہے لیکن مکان پر چڑھنے کیلئے جو شخص سیڑھی پر پہلا قدم رکھ لیتا ہے وہ بہ نسبت پہلے کے اپنے آپ کو چھت کے قریب کرلیتا ہے۔ یہی حال صغیرہ گناہ کرنے والے انسان کا ہے وہ بھی اپنے آپ کو اس طرح کبیرہ گناہ کیلئے تیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ تمہیں معلوم ہے یہ شریر لوگ بدکاریوں میں کیوں مبتلاء ہوتے اور بڑھتے جاتے ہیں؟ اس لئے کہ جو کچھ یہ کرتے تھے اس نے ان کے دلوں کو جکڑ لیا ہے۔ پس تم یاد رکھو کہ بہت لوگ غلطی سے ایک گناہ کو چھوٹا گناہ اور ایک نیکی کو چھوٹی نیکی سمجھتے ہیں لیکن نہ کوئی گناہ چھوٹا گناہ ہے اور نہ کوئی نیکی چھوٹی نیکی ہے کیونکہ ہر چھوٹا گناہ بڑے گناہ کیلئے تیار کرتا ہے اور ہر چھوٹی نیکی بری نیکی کیلئے مستعد کرتی ہے۔ اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لو کہ ایک نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو دوسری نیکی کے حاصل کرنے کو آسان کرتی ہے۔ اور ایک بدی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو دوسری بدی کے کروانے کو آسان بناتی ہے۔ پس نیکیوں اور بدیوں کا معاملہ اسی طرح پر ہے جس طرح کسی کا چھت پر چڑھنا۔ چھت پر بغیر سیڑھی کے نہیں چڑھا جاتا اور جو پہلی سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے وہ چھت کے کچھ نزدیک اور قریب ہوجاتا ہے۔ وہ انسان جو خداتعالیٰ کی ناراضگی سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے یہ کہے کہ مَیں چھوٹا گناہ کرلوں تاکہ

بڑے کے کرنے کی نوبت نہ پہنچے۔ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں کوٹھے پر نہ چڑھنے کیلئے پہلی سیڑھی پر چڑھ جاتاہوں۔ جب وہ پہلی سیڑھی پر چڑھے گا تو اس کا دل دوسری پر چڑھنے کی طرف راغب ہوگا اور جب اس پر چڑھا تو آگے چڑھنے کی تحریک اس کے دل میں ہوگی اور ہوتے ہوتے وہ ایک وقت چھت پر پہنچ جائے گا۔ اسی طرح جب ایک شخص ایک نیکی کرے گا تو دوسری کے کرنے کی اسے اُمنگ اور خواہش پیدا ہوگی اور جب وہ دوسری کرلے گا تو تیسری کیلئے اسے اور زیادہ شوق پیدا ہوگا اور اس کا قدم دن بدن نیکیوں کی طرف بڑھتا جائے گا۔ تم نے کبھی کوئی آبشار دیکھی ہے جس طرح آبشار کے قریب آکر پانی بہت تیز ہوجاتاہے۔ اسی طرح جب انسان گناہوں کے گڑھے کے قریب کی راہ تک پہنچ جاتاہے تو بہت تیز ہوکر اس تیرہ و تار گڑھے میں بہت جلدی گرپڑتا ہے۔ اور جب انسان نیکیوں کی راہ پر چل کر اتقاء کے مرتبہ کے نزدیک ہوجاتاہے تو بہت جلدی اس درجہ کو حاصل کرلیتا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو کہ ایک بدی دوسری بدی کی طرف' ایک گناہ دوسرے گناہ کی طرف' ایک نیکی دوسری نیکی کی طرف اور ایک تقویٰ کی بات دوسرے تقویٰ کے کام کی طرف انسان کو کھینچ کر لے جاتی ہے۔ دیکھو ابھی سال بھی نہیں گزرا۔ آج پانچ مارچ ۱۹۱۵ء ہے۔ اور ۱۴۔مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت کے ایک حصہ نے ایک صداقت کا انکار کیا تھا اور ایک راستباز کو جُھٹلادیا تھا۔ بظاہر تو انہوں نے یہ کہا کہ جماعت کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں لیکن خلیفہ کے وجود کو الگ کرکے یہ ایک صداقت تھی جس کا انہوں نے انکار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابھی سال بھی نہیں ہوا کہ اسی جماعت کے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملے کرنے شروع کردیئے ہیں ایک اخبار میں ایک شخص "بحضرت مولانا امیر قوم علامہ مولوی محمد علی صاحب سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ" کرکے لکھتا ہے اور اسی شخص کا ایک خط انجمن احمدیہ اشاعتِ اسلام لاہور کے رسالہ "المھدی" میں "ایک مخلص کا خط حضرت امیر قوم کے نام" کے عنوان سے چھپتا ہے وہ لکھتا ہے "یہ سچ ہے کہ ان میں یعنی مرزا صاحب میں بھی بیشک اتنی شخصیت ضرور تھی کہ ان کو رسول و نبی کہلانے کا شوق ضرور تھا۔ جب ہی تو ایک طرف لکھتے جاتے ہیں کہ مَیں نبی ہوں' رسول ہوں' ساتھ ہی پھر گول مول جملہ بنانے کی خاطر یہ بھی لکھتے جاتے ہیں کہ مَیں مجازاً رسول ہوں اور لغوی معنوں میں نبی ہوں اسلامی اصطلاح پر نبی اور رسول نہیں ہوں۔ ادھر وحی کا دعویٰ ہے تو ادھر الہام کے مُدعی ہیں کبھی وحی رسالت کا

دعویٰ ہوتا ہے تو گاہے وحی ولایت کا اقرار ہے۔ شخصیت نہ ہوتی تو صرف یہ کافی تھا کہ میں مجدد ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں، ملہم ہوں۔" پھر یہی شخص آگے چل کر لکھتا ہے۔ "قیامت میں تمہارا شفیع محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہوگا۔ نہ مرزا ہوگا نہ محمود ہوگا۔ بھیڑ کی دُم پکڑ کر دریا عبور کرنا چاہتے ہو۔" پھر لکھتا ہے۔ "اس مسیح یعنی مرزا صاحب نے تثلیث و صلیب کی خوب کسر کی کہ تثلیث کی بھی پگ دادا گمراہی ان کے مرنے کے بعد نکل آئی۔" یہ باتیں لکھنے والا بھی اس جماعت کے امیر کا مخلص ہے اور اس مخلص کا خط احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے رسالہ المہدی میں چھپتا ہے جس میں وہ لکھتا ہے۔ "مسلمانوں نے اسلام کا عاشق، محمدؐ کا عاشق سمجھ کر خادم اسلام سمجھ کر مرزا صاحب کو قبول کیا ہے جب یہ قلعی کھلی کہ یہ تو درپردہ محمد سے بڑی دشمنی کی گئی ہے، اُس کی عزت عظمت حرمت خاک میں ملائی گئی ہے تو ایک دم مسلمان چونک پڑیں گے۔" پھر اسی رسالہ المہدی کا ایڈیٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھتا ہے۔ کیا چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبروں سے جو صرف اس کی اپنی ہی ذات یا متعلقین یا چند دیگر اشخاص یا حوادث کے متعلق ہیں وہ محمد رسول اللہ ﷺ جیسا نبی ہوگیا۔ "کَبُرَتْ کَلِمَةً" آگے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت ﷺ جیسا نبی ہونے کے متعلق لکھتا ہے۔ "تم کیوں اس کے کامل پیرو حضرت غلام احمد کو نبی کہہ کر محمد ﷺ کی ہتک کرتے ہو۔ نادانو! اگر امتی نبی نبی ہوتا تو اس کو نبی کہنا کیوں نبوتِ کاملہ تامّہ محمدیہ کی ہتک ہوتا"۔ پھر لکھتا ہے "اب مَیں عرض کرتا ہوں کہ کیا مسیح موعود کو اگلے انبیاء کی طرح کا نبی مان کر قرآن کی تکذیب کروگے یا تصدیق۔ آخر کیا کروگے۔ کچھ تو بتلاؤ۔" پھر لکھتا ہے۔ "سو ہر جگہ ہر کتاب اور ہر مکتوب اور ہر اشتہار میں حقیقی معنی میں نبی ہونے سے حضرت صاحب نے صاف انکار کیا ہے۔ اور جب آپ حقیقی نبی نہیں ہیں بلکہ مجازی نبی ہیں تو اس سے یہی لازم آتا ہے کہ آپ واقعہ میں نبی نہیں۔"

یہ کچھ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اس رسالہ میں لکھا گیا ہے جو انجمن احمدیہ کا رسالہ ہے اور جس کے اجراء کا مقصد موٹے الفاظ میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ "مشن احمدیت۔ مسائل احمدیت۔ احیاء احمدیت۔" یہ احمدیت کا مشن ہے۔ اور یہ احیاء احمدیت ہو رہی ہے۔ ادھر حضرت مسیح موعود نزول المسیح صفحہ ۸۱-۸۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت

ﷺ تک از قبیل اضغاثِ احلام و حدیث النفس نہیں ہے ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزّہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اور نیز ان کی پیشگوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں کہانیوں کے ہیں۔ مگر یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہزارہا لوگوں کیلئے واقعات چشم دید ہیں۔ اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ یعنی دنیا میں ہزارہا انسان ان کے گواہ ہیں ۲؎۔"

پھر آپ چشمۂ معرفت کے صفحہ ۳۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے کہ مَیں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا' اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے ۳؎۔"

یہ تو حضرت مسیح موعود اپنے نشانات معجزات اور پیشگوئیوں کی نسبت لکھتے ہیں۔ لیکن وہ لکھتا ہے کہ "چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبروں سے جو صرف ان کی اپنی ہی ذات یا متعلقین یا چند دیگر اشخاص یا حوادث کے متعلق ہیں۔" تم نے اسے نبی بنا دیا۔ انہوں نے کیوں ایسا لکھا اس لئے کہ اس نے ایک صداقت کا انکار کیا اور بہانہ یہ بنایا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے اقوال کو مانتے ہوئے کسی اور کو نہیں مان سکتے لیکن دراصل انہوں نے حضرت مسیح موعود کے اقوال کو مانا نہیں بلکہ چھوڑا ہے۔ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ تم نے صداقت کو چھوڑا لیکن ہم نے کہاں چھوڑا ہے۔ صداقت کو تو انہوں نے چھوڑا جو حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑ گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کو چھوڑنا پڑے گا اور یہی نہیں انہیں خدا کو بھی چھوڑنا پڑے گا کیونکہ

انہوں نے حق باتوں کو اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ کہہ کر رد کردیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے۔ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ - کہ ان کے دلوں پر ان کے صداقت کا انکار کرنے اور اسے اساطیرالاولین کہنے سے ایسا زنگ لگ گیا ہے کہ اب وہ دور نہیں ہوسکتا کیونکہ ایک صداقت کا انکار دوسری صداقت کا انکار کرواتا ہے اور اس طرح بڑھتے بڑھتے ضلالت کے گڑھے میں گرادیتا ہے۔ بھلا کوئی ایسی نظیر پیش کی جاسکتی ہے کہ مبائعین میں سے کوئی دہریہ ہوا ہو۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی دہریہ ہوا تو انہیں میں سے جنہوں نے خلافت کا انکار کیا۔ بھلا کوئی یہ ثابت کرسکتا ہے کہ مبائعین میں سے کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی حملہ کیا' ہرگز نہیں۔ اگر کوئی حملہ کرنے والے پیدا ہوئے تو انہیں میں سے جنہوں نے خلافت کو اڑانا چاہا۔ تو کیا یہ باتیں ثابت نہیں کرتیں کہ صداقت ہمارے ساتھ ہے اگر ان کے ساتھ صداقت ہوتی تو ان کے ساتھی کیوں دہریہ ہوتے اور انہی میں سے کوئی یہ کیوں لکھتا کہ "مرزا صاحب میں بھی بے شک اتنی شخصیت ضرور تھی کہ ان کو رسول و نبی کہلانے کا شوق ضرور تھا۔" حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ کرنے والا آنحضرت ﷺ اور خدا کو بھی نہیں مانتا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو مسیح موعود کرکے بھیجا جس میں شخصیت کا غلبہ تھا تو اس نے لوگوں کی اصلاح اس کے ذریعہ کیا کروانی تھی۔ اس نے اپنی شخصیت کو ہی منوایا اور اسی کا اسے شوق تھا۔ تو یہ حضرت مسیح موعودؑ پر الزام نہیں کیونکہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مان کر آپ پر کسی قسم کا الزام لگاتا ہے' وہ دراصل خداتعالیٰ پر الزام لگاتا ہے اور پھر وہ آنحضرت ﷺ پر حملہ کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ تو مسیح موعود کو حکماً و عدلاً فرماتے ہیں یعنی یہ کہ وہ سچے اور درست فیصلے کرے گا۔ لیکن یہ شخص لکھتا ہے کہ مرزا صاحب میں شخصیت ضرور تھی۔ پھر جو یہ لکھتا ہے کہ چند الہامات اور کشوف اور غیب کی خبریں بتائی گئیں' وہ یہ بتائے کہ کیا وہ انسان جس کی خبر خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دی اور جس کی نسبت حضرت دانیال حضرت کرشن اور حضرت زرتشت اپنے اپنے زمانہ میں خبر دیتے آئے وہ چند الہامات اور کشوف ہی کا رکھنے والا تھا۔ چند الہامات اور کشوف تو مجھے بھی ہوئے ہیں۔ کیا اسی انسان کی نسبت یہ خبر دی گئی تھی جس کو چند الہام اور کشوف ہوئے کہ وہ شیطان سے آخری جنگ کرے گا اور کیا اسی کی نسبت آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ امت جس کے پہلے مَیں اور اخیر میں مسیح موعود ہو' وہ

ہلاک نہیں ہوسکتی ہے۔ چند رؤیا اور کشوف دیکھنے والے تو قادیان میں سے ہی پیش کئے جاسکتے ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کی نسبت رسول کریم ﷺ نے خبردی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ صداقت کے انکار کی وجہ سے ان کی عقل پر پردے پڑگئے ہیں اور یہ جو کچھ لکھ رہے ہیں یہ اسی صداقت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ اگر کوئی سوچنے والا ہو تو ہماری صداقت کیلئے یہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے کیونکہ اگر صداقت ان کے پاس ہوتی تو ان کے قدم اس طرف کیوں اُٹھتے جدھر سے خدا اور اس کے رسول آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہوتی۔ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ ایک صداقت کے انکار کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں پر جھوٹ اور باطل پرستی نے قبضہ کرلیا' اس لئے وہ کہیں سے کہیں جاپڑے۔ تم اس سے نصیحت حاصل کرو اور اچھی طرح اس کو سمجھو اپنے افعال اور اقوال میں اس بات کو مدنظر رکھو۔ بہت لوگ ہنسی میں بعض باتوں کو ٹال جاتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ جب کسی بات کی بنیاد رکھی جائے گی تو آہستہ آہستہ اس پر عمارت بنائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کیلئے انسان کا دل شیشے کی طرح ہے۔ ایک دفعہ مجھے دکھایا گیا کہ انسان کا دل خدا کیلئے شیشے کی طرح ہے جب شیشہ خراب ہوجاتا ہے اور اس میں شکل اچھی طرح نظر نہیں آتی تو توڑ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا دل جب گندہ ہوجاتا ہے تو اس کو بھی خدا توڑ دیتا ہے کیونکہ اس میں خدا کا جلال اور عظمت نظر نہیں آتی۔ پس تم لوگ اپنے دلوں کو اس قابل بناؤ کہ خداتعالیٰ کی شان وشوکت ان سے دکھائی دے اور اس بات سے ڈرتے اور دوسروں کو ڈراتے رہو کہ کسی صداقت کا انکار ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔

خدائی فیصلہ کیلئے دعا کرنے میں ایک نشان کے پورا ہونے پر لوگوں نے سستی کردی ہے لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ابھی کوئی اور فیصلہ کرے۔ غیرمبائعین میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آنحضرت ﷺ پر اور خداتعالیٰ پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں مگر انہیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ہم صداقت اور راستی پر ہیں اس لئے وہ ان کے ساتھ ہیں۔ تم دعا کرو کہ خداتعالیٰ انہیں سمجھ دے دے تا ایسا نہ ہو کہ وہ ان میں رہتے رہتے انہیں جیسے ہوجائیں۔ تمام جماعت کا یہ فرض ہے کہ دعا کرے کہ وہ لوگ جو صداقت اور راستی سمجھ کر ان کے ساتھ ہیں' ان کو خداتعالیٰ جلدی ہدایت دے۔ اخباروں والے اس بات

کو شائع کردیں کہ تمام جماعت آج سے چالیس دن تک خوب زور سے دُعا میں مشغول رہے تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں راستی ہے اور جو ضد سے کام نہیں لے رہے ان کو خدا تعالیٰ ہدایت دے۔ اور پھر وہ دن لائے کہ سلسلہ احمدیہ سے بدنما داغ دور ہوکر اتفاق اور اتحاد پیدا ہوجائے۔ اور ہماری جماعت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

ناپاک ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر اسلام کی ترقی ہوسکتی ہے۔ جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ میں شخصیت تھی اور بہت جھوٹا ہے وہ انسان جو لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو چند الہامات اور کشوف ہوئے۔ ایسے سب انسان اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے دور ہیں اور اللہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ ۵۔ جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا مَیں اس کی اہانت کروں گا۔ ادھر تو وہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھتا ہے کہ چند الہامات اور کشوف ہوئے اور ادھر لکھتا ہے کہ حضرت سیدنا امیر کا اثر ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی پُرزور مدلّل تحریروں سے ایک تو غیر قوموں کو دکھادیا کہ اسلام اس پستی اور تاریکی میں نہیں ہے جو وہ خیال کرتے تھے بلکہ وہ ایک روشن آفتاب ہے جو سیاہ بدلیوں میں چھپا ہوا تھا۔"

پھر لکھتا ہے:-

"ہاں سیدنا امیر نے ان مُردہ دلوں میں ایک کھلبلی ڈال دی جن کو لوگ زندہ جانتے تھے۔ اور ان طبیعتوں میں ایک شور پَیدا کردیا جن میں کسی قسم کی تحریک کی قوت باقی نہ تھی۔"

اس کے نزدیک اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تو بدلیوں میں چُھپا رہا اور لوگ مُردہ رہے لیکن آج مولوی محمد علی نے آکر اسلام کو روشن کردیا اور مُردوں میں جان ڈال دی۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک نہیں تو اور کیا ہے۔ سو تم آج سے پھر دعا کرنا شروع کردو اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ عرض کرو کہ ہمارے بعض وہ بھائی جو غلطی سے شریروں (حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک کرنے والوں) سے مل گئے ہیں وہ صداقت کو اندھوں کی طرح ردّ نہ کریں، بہروں کی طرح انکار نہ کریں اور مجنونوں کی طرح اس سے بھاگتے نہ پھریں۔ اللہ تعالیٰ

ان پر رحم کرے اور ہم پر بھی ہر وقت اپنا فضل کرے- آمِیْنَ ثُمَّ آمِیْنَ- یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ-

(الفضل ۱۶-مارچ ۱۹۱۵ء)

۱؎ المطفّفین:۸تا۱۵

۲؎ چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۲ روحانی خزائن جلد ۲۳-

۳؎ نزول المسیح صفحہ ۸۴،۸۵ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۰،۴۶۱

۴؎ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب ثواب ھٰذِہِ الامۃ-

۵؎ تذکرہ صفحہ ۳۴- ایڈیشن چہارم